[1999] سپریم کورٹ رپوٹس 2.S.C.R

از عدالت عظمی

سومناتھ راٹھ

بنام

بکرم کے۔ اروکھ اور دیگران

14 ستمبر 1999

[ڈاکٹر اے ایس آنند، چیف جسٹس ایس راجندر بابو اور آر سی لاہوٹی، جسٹسز]

انتخابی قوانین:

عوامی نمائندگی ایکٹ، :1951

دفعہ 9اے۔انتخاب۔نامزدگی کے کاغذات۔امیدوار کی نااہلی۔سامان کی فراہمی یا حکومت کے ذریعہ کیے گئے کسی بھی کام پر عمل درآمد کے لیے حکومت کے ساتھ معاہدہ۔پبلک ڈسٹری بیوشن سسٹم کے تحت لائسنس یافتہ۔چاہے نااہل ہو۔منعقد، نہیں۔

دفعہ 100(1)(سی)۔انتخاب۔نامزدگی کے کاغذات۔غلط رد۔انتخابات کا اعلان درست نہیں ہے۔مسترد ہونے کے مادی اثر کے بارے میں پوچھ گچھ۔کی ضرورت۔منعقد: کاغذات نامزدگی کو نامناسب طور پر مسترد کرنا اپنے آپ میں انتخابات کو کالعدم قرار دینے کے لیے کافی بنیاد ہے۔مسترد ہونے کی وجہ سے مادی اثر کے بارے میں کوئی انکوائری درکار نہیں ہے۔

دفعہ 100(1)(ڈی)۔انتخابات کا اعلان درست نہیں ہے۔مادی اثر کے بارے میں پوچھ گچھ۔

الفاظ اور جملے:

"کام۔عوامی نمائندگی ایکٹ 1951 کی دفعہ 9اے کے تناظر میں۔

بھانجنگر (اڑیسہ)/حلقے کے اسمبلی انتخابات میں، اپیل کنندہ اور مدعا علیہان سمیت کئی افراد نے اپنے کاغذات نامزدگی داخل کیے۔ریٹرننگ آفیسر نے مدعا علیہ نمبر5، 6اور 7 کے کاغذات نامزدگی مسترد کر دیے۔مدعا علیہ نمبر 7 کا کاغذات نامزدگی اس بنیاد پر مسترد کر دیا گیا کہ وہ عوامی تقسیم کے نظام کے تحت ایک ڈیلر تھا۔جواب دہندہ نمبر 1 مذکورہ حلقے سے منتخب ہوا۔اپیل کنندہ نے انتخابات کو اس بنیاد پر چیلنج کیا کہ مدعا علیہ کے نمبر5، 6اور 7 کے کاغذات نامزدگی کو مسترد کرنا نامناسب تھا۔عدالت عالیہ نے یہ فیصلہ دیتے

ہوئے کہ مدعا علیہ نمبر 7 کو عوامی نمائندگی ایکٹ 1951 کی دفعہ 9اے کے تحت نااہل نہیں کیا گیا تھا، عرضی کو اس بنیاد پر خارج کر دیا کہ مدعا علیہ نمبر 7 کی موجودگی سے انتخابات پر کوئی "مادی اثر" نہیں پڑتا۔ اس لیے موجودہ اپیل۔

اپیل کی اجازت دیتے ہوئے عدالت نے

منعقد۔1: جواب دہندہ نمبر 7 کے کاغذات نامزدگی کو ریٹرننگ آفیسر نے نامناسب طور پر مسترد کر دیا۔ نتیجتاً جواب دہندہ نمبر 1 واپس آنے والے امیدوار کا انتخاب عوامی نمائندگی ایکٹ 1951 کی دفعہ 100(1) (سی) کے تحت الگ کر دیا گیا ہے۔ [D-E–418]

2.1۔ مدعا علیہ نمبر 7 کو دفعہ 7 کے تحت قانون ساز اسمبلی کے رکن کے طور پر منتخب ہونے کی وجہ سے کسی قسم کی نااہلی کا سامنا نہیں کرنا پڑتا ہے۔ ایکٹ کا 9اے۔ کسی شخص کو قانون کی دفعہ 9اے کے تحت نااہل قرار دیا جائے گا اگر اس نے اپنی تجارت یا کاروبار کے دوران سامان کی فراہمی یا حکومت کی طرف سے کیے گئے کسی بھی کام پر عمل درآمد کے لیے مناسب حکومت کے ساتھ معاہدہ کیا ہو۔ فوری صورت میں، مدعا علیہ نمبر 7 کے پبلک ڈسٹری بیوشن سسٹم کے تحت محض لائسنس یافتہ ہونے کی وجہ سے اسے الیکشن لڑنے کے لیے نااہل نہیں کیا جا سکتا۔ [G–415؛A-B–418]

2.2۔ یہ قبول نہیں کیا جا سکتا کہ ایکٹ کے دفعہ 9اے کے تحت، کام کے بیان محاورہ میں عوامی تقسیم کے نظام کی قسم کی اسکیمیں بھی شامل ہوں گی۔ [417–ب]

دیوان جونال عابدین بنام عبدالواز زید عرف عبدالواز زید میا اور دیگران [1988] ضمیمہ ایس سی سی 580، (1987) 2 اسکیل 1447 اور رنجیت سنگھ بنام ہرموہندر سنگھ پردھان، (1999) 3 پیمانہ 630 پر انحصار کیا۔

3۔ عدالت عالیہ نے صحیح پایا کہ جس بنیاد پر ریٹرننگ آفیسر نے مدعا علیہ نمبر 7 کے کاغذات نامزدگی کو مسترد کیا تھا، اسے انتخاب لڑنے سے نااہل نہیں کیا تھا، اسے مسترد ہونے کے "مادی اثر" پر مزید آگے نہیں بڑھنا چاہیے تھا۔ بذات خود اور بغیر کسی اور چیز کے کاغذات نامزدگی کو نامناسب طور پر مسترد کرنا ایکٹ کی دفعہ 100(1) (سی) کے تحت انتخابات کو کالعدم قرار دینے کی بنیاد ہے۔ ایکٹ کی دفعہ 100(1)(سی) کے تحت کاغذات نامزدگی مسترد ہونے کی وجہ سے "مادی اثر" کے بارے میں کوئی انکوائری کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ قانون کی دفعہ 100(1) (ڈی) کے تحت آنے والے معاملات میں یہ تفتیش ضروری ہے کہ آیا انتخابات کا نتیجہ مادی طور پر متاثر ہوا ہے جہاں تک کہ واپس آنے والے امیدوار کا تعلق ہے۔ [A-B–416؛G-H–415]

دیوانی اپلیٹ دائرہ اختیار 1999: کی دیوانی اپیل نمبر 335

1995 کے ای پی نمبر 13 میں اڑیسہ عدالت عالیہ کے 23.12.98 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے ایس بال کرشنن، دیباس مشرا، بھونیش سنگھ اور ڈی کے ٹھاکر۔

جواب دہندگان کے لیے جے آر داس، کے کے مہالک اور کے این تر پاٹھی

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

ڈاکٹر اے ایس آنند، چیف جسٹس۔ 23 دسمبر 1999 کے عدالت عالیہ کے حکم کے ذریعے، واپس آنے والے امیدوار — مدعا علیہ نمبر 1 کے انتخاب کو چیلنج کرنے والی اپنی انتخابی درخواست کو مسترد کرنے سے ناراض ہو کر، اپیل کنندہ نے یہ اپیل دائر کی ہے۔

تاہم اس اپیل کے مقصد کے لیے صرف چند حقائق متعلقہ ہیں اور ان پر توجہ دینا ضروری ہے۔

سال 1995 میں ہونے والے انتخابات کے لیے ریاست اڑیسہ میں اسمبلی حلقوں کے حوالے سے نامزدگی داخل کرنے کی آخری تاریخ 17 جنوری 1995 تھی۔ اپیل کنندہ اور مدعا علیہان سمیت تیرہ افراد نے 66، بھانجنگر اسمبلی حلقہ کے لیے اپنے کاغذات نامزدگی داخل کیے۔ 19 جنوری 1995 کو کاغذات نامزدگی کی جانچ پڑتال کے وقت ریٹرننگ آفیسر نے مدعا علیہ نمبر 5، 6 اور 7 کے کاغذات نامزدگی کو مسترد کر دیا۔ جبکہ مدعا علیہ نمبر 5 اور 6 کے کاغذات نامزدگی کو ریٹرننگ آفیسر نے اس بنیاد پر مسترد کر دیا تھا کہ وہ عیب دار پائے گئے تھے، مدعا علیہ نمبر 7 — پنچانن داس کے کاغذات نامزدگی کو اس بنیاد پر مسترد کر دیا گیا تھا کہ "امیدوار بھانجنگر وارڈ نمبر 13 کا پی ڈی ایس ڈیلر ہے۔ اس لیے اسے مسترد کر دیا گیا۔"

رائے شماری کے بعد انتخابات کے نتائج کا اعلان کیا گیا اور مدعا علیہ نمبر 1 کو کامیاب قرار دیا گیا اور 1567 ووٹوں کے فرق سے منتخب کیا گیا۔

اپیل کنندہ کی طرف سے 26 اپریل 1995 کو ایک انتخابی درخواست دائر کی گئی تھی جس میں مدعا علیہ نمبر 1 کے انتخاب پر سوال اٹھایا گیا تھا، دونوں بدعنوان طریقوں کی بنیاد پر اور مدعا علیہ نمبر 5، 6 اور 7 کے کاغذات نامزدگی کو نامناسب طور پر مسترد کرنے کے لیے بھی۔ انتخابی درخواست کی مخالفت کی گئی اور مدعا علیہ نمبر 1 کے ذریعے جواب دعویٰ دائر کیا گیا۔ فریقین کی استدعا کی بنیاد پر کچھ مسائل وضع کیے گئے۔ تاہم، اس اپیل کے مقصد کے لیے، درج ذیل مسائل پر صرف ہمارے غور و فکر کی ضرورت ہے :

"(1) کیا امیدواروں میں سے کسی ایک یعنی شری پرتاپ چندر سوائن، شری راجندر کمار ساہو اور شری پنچانن داس کی نامزدگی کو ریٹرننگ آفیسر نے نامناسب طور پر مسترد کر دیا ہے اور اس طرح 66 — بھانجنگر اسمبلی حلقہ کے لیے واپس آنے والے امیدوار (مدعا علیہ نمبر 1) بکرم کیشری اروخ کا انتخاب کالعدم ہے؟

(2) کیا جو درخواست رکھی گئی ہے وہ قابل قبول ہے؟"

ان مسائل کے حوالے سے فریقین کی جانب سے شواہد کی قیادت کی گئی۔

ہم صرف شری پنچانن داس – مدعا علیہ نمبر 7 کے کاغذات نامزدگی کے مسترد ہونے سے متعلق سوال پر غور کریں گے اور جہاں تک شری پرتاپ چندر سوائن یا شری راجندر کمار ساہو – مدعا علیہ نمبر 5 اور 6 کا تعلق ہے، مسترد ہونے کی بنیاد یا اس کے اثر پر غور کرنا ضروری نہیں سمجھتے کیونکہ ان کے معاملے میں عدالت عالیہ کی طرف سے درج کردہ نتائج پر ہمارے سامنے سنجیدگی سے حملہ نہیں کیا گیا ہے۔ تاہم، مدعا علیہ نمبر 7 کے کاغذات نامزدگی کو مسترد کرنے سے متعلق نتائج پر شدید تنقید کی گئی ہے۔

جہاں تک مدعا علیہ نمبر 7، شری پنچانن داس کا تعلق ہے، ان کے کاغذات نامزدگی کو نامناسب طور پر مسترد کرنے سے متعلق مادی بیانات انتخابی درخواست کے پیراگراف 10 میں موجود ہیں، جس میں کہا گیا ہے :

".10۔ کہ شری پنچانن داس بیٹا آنجہانی سیتا داس، ات – سناتوتا سہی، بھنجن نگر، ضلع گنجم، مدعا علیہ نمبر 7 کی نامزدگی اس بنیاد پر مسترد کر دی گئی ہے کہ امیدوار وارڈ نمبر 13 کا پی ڈی ایس ڈیلر ہے۔ مسترد کرنے کا حکم غیر قانونی اور نامناسب ہے کیونکہ پی ڈی ایس ڈیلر شپ قانون ساز اسمبلی کے رکن کے طور پر منتخب ہونے کی نااہلیت نہیں ہے۔ اس کے علاوہ، جانچ پڑتال کے وقت ریٹرننگ آفیسر کے سامنے اس طرح کے نتیجے پر پہنچنے کے لیے کوئی ثبوت یا مواد موجود نہیں تھا۔ بھانجنگر کے تحت وارڈ نمبر 13 کے پی ڈی ایس ڈیلر شپ کے بذریعے اپنی تجارت یا کاروبار کے دوران، این اے سی سری داس کا ریاستی حکومت سے کوئی تعلق نہیں تھا اور بہت کم وہ ریاستی حکومت کے ساتھ کسی ایسے موجودہ معاہدے میں دلچسپی رکھتے تھے جو انہیں عوامی نمائندگی ایکٹ 1951 توضیعات کے تحت نااہل قرار دے سکتا تھا۔ انہوں نے ریاستی حکومت کے ساتھ کوئی معاہدہ نہیں کیا تھا۔ اس طرح ان کی تقرری این اے سی کی تشکیل کردہ کمیٹی کی سفارش کے تحت تھی۔ انہیں مقررہ قیمتوں پر اشیاء خریدنی تھیں اور فروخت کرنے پر کمیشن حاصل کرنا تھا جو بھی طے شدہ ہوتا ہے۔ اس لیے قانون ساز اسمبلی کا رکن بننے کے باوجود بھی کسی فائدہ کی گنجائش نہیں ہے۔ ان حالات میں، اس لیے، سری پنچانن داس کی نامزدگی کو نامناسب طور پر مسترد کر دیا گیا ہے اور مدعا علیہ نمبر 1 کا انتخاب کالعدم قرار دیا جا سکتا ہے۔"

مدعا علیہ نمبر 1 کی طرف سے دائر جواب دعویٰ میں، انتخابی درخواست کے پیراگراف 10 میں موجود دعووں کا جواب مندرجہ ذیل ہے:

".15۔ یہ کہ انتخابی درخواست کے پیراگراف 10 میں یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ سری پنچانن داس، مدعا علیہ نمبر 7 کے کاغذات نامزدگی کو غلط طریقے سے مسترد کر دیا گیا ہے، غلط ہے اور اس کی تردید کی گئی ہے اور درخواست گزار کو اس کا سخت ثبوت دیا گیا ہے۔ ریٹرننگ آفیسر نے قانونی طور پر اور اپنے اختیار اور اختیار کے اندر کام کرتے ہوئے زیر بحث کاغذات نامزدگی کو مسترد کر دیا ہے کیونکہ یہ قانون کی متعلقہ دفعات کی خلاف ورزی تھی اور اس نے اس نامزدگی پر اس اثر کی توثیق کی ہے۔ اس طرح اس بیان کی تردید کی جاتی ہے۔"

عدالت عالیہ کے فاضل جج نے ریکارڈ پر موجود شواہد پر غور کرنے اور مختلف فیصلوں کا نوٹس لینے کے بعد رائے دی جس میں آندھرا پردیش

عدالت عالیہ کا فیصلہ چیکاٹی پرشورام نائیڈو بنام ماریسرلا وینکٹا رامی نائیڈو اور دیگراے آئی آر(1985)اے پی، 169 شامل ہیں :

" ریاست اور مدعا علیہ نمبر 7 کے درمیان لین دین ریاست کو مؤخر الذکر کی طرف سے فراہمی نہیں ہے۔لہذا، یہ نہیں کہا جاسکتا کہ مدعا علیہ نمبر 7 کو قیود 9اے کے لحاظ سے نااہل قرار دیا گیا تھا۔

اس طرح،معروف نامزد جج نے پایا کہ جس بنیاد پر ریٹرننگ آفیسر نے کاغذات نامزدگی مسترد کیا تھا وہ درست نہیں تھا۔

عدالت عالیہ کے فاضل جج نے، مذکورہ بالا نتائج کے باوجود، انتخابی درخواست کو مسترد کرتے ہوئے مشاہدہ کیا :

" قانونی حیثیت کے پیش نظر اس میں کوئی شک نہیں ہوسکتا کہ نامناسب مسترد ہونے سے انتخاب کالعدم ہوجاتا ہے۔لیکن جیسا کہ اوپر اجاگر کیا گیا ہے کچھ مخصوص خصوصیات کا احتیاط سے تجزیہ کرنے کی ضرورت ہے۔اس میں کوئی شک نہیں کہ انتخابی تنازعہ حلقے کا کوئی امیدوار یا ووٹر اٹھا سکتا ہے، کیونکہ انتخاب میں ہر ووٹر کے ساتھ ساتھ مدمقابل بھی شامل ہوتے ہیں۔اس پس منظر میں فیصلہ کرتے ہوئے، انتخابی درخواست کو برقرار رکھنے کے قابل قرار دیا گیا ہے جیسا کہ اوپر بحث کی گئی ہے۔

نامزدگی کو غلط طریقے سے مسترد کرنا انتخابات کو متاثر کرتا ہے۔لیکن جو شخص واقعی متاثر ہوتا ہے وہ وہ شخص ہے جس کا کاغذات نامزدگی مسترد کردیا گیا ہے۔اس معاملے میں، وہ خود کہتے ہیں کہ مقابلے کے میدان میں ان کی موجودگی سے شاید ہی کوئی فرق پڑتا اور منتخب امیدوار کے انتخاب پر مادی طور پر اثر نہیں پڑتا۔انہوں نے مختلف انتخابات میں اپنی ماضی کی کارکردگی کے حوالے سے کہا ہے کہ انہیں 200 سے 300 سے زیادہ ووٹ نہیں ملتے۔ایک امیدوار اپنے انتخابی امکانات کے بارے میں کہنے کے لیے بہترین شخص ہوتا ہے۔جب امیدوار خود کہتا ہے کہ اگر اس نے الیکشن لڑا ہوتا تو اسے تقریبا 200 سے 300 ووٹ ملتے،تو انتخابی درخواست گزار کے اس بیان کو قبول کرنا مناسب نہیں ہوتا کہ انتخابی مقابلے میں اس کی موجودگی سے نتیجہ مادی طور پر متاثر ہوتا۔" (ہمارے پر زور دیں)

فاضل جج نے بھی رائے دی:

" مدعا علیہ نمبر 7 پنچاپنن داس، جن کی نامزدگی مسترد کردی گئی ہے، نے کہا ہے کہ وہ انتخابی درخواست دائر کرنا مناسب نہیں سمجھتے کیونکہ وہ مطمئن ہیں کہ مقابلہ کے میدان میں ان کی موجودگی سے پوزیشن مختلف نہیں ہوتی۔

ہماری رائے میں، عدالت عالیہ کا مذکورہ بالا نقطہ نظر مکمل طور پر غلط تھا۔

عوامی نمائندگی ایکٹ 1951 کی دفعہ 100(1)(سی)(جسے اس کے بعد ایکٹ کہا گیا ہے) درج ذیل فراہم کرتی ہے:

".100۔انتخابات کو کالعدم قرار دینے کی بنیادیں:۔(1) ذیلی دفعہ(2) توضیعات کے تابع اگر عدالت عالیہ کی رائے ہے۔

(a)------

(b)------

(c) کہ کسی بھی نامزدگی کو نامناسب طور پر مسترد کر دیا گیا ہے؛ یا

عدالت عالیہ نے پایا اور ہماری رائے میں صحیح ہے کہ جس بنیاد پر ریٹرننگ آفیسر نے مدعا علیہ نمبر 7 کے کاغذات نامزدگی کو مسترد کیا تھا، یعنی کہ وہ پبلک ڈسٹری بیوشن سسٹم کے تحت ڈیلر تھا، اس نے اسے الیکشن لڑنے کے لیے نااہل نہیں کیا تھا، اسے مزید آگے نہیں بڑھنا چاہیے تھا کیونکہ یہ بنیادی طور پر ایک ایسا معاملہ تھا جہاں ریٹرننگ آفیسر کے ذریعے کاغذات نامزدگی کو مسترد کرنا، جہاں تک مدعا علیہ نمبر 7–شری پنچانن داس کا تعلق ہے، نامناسب تھا کیونکہ مدعا علیہ نمبر 7 کو ایکٹ کی قیود 9اے کے لحاظ سے نااہل نہیں کیا گیا تھا۔ بذات خود اور بغیر کسی اور چیز کے کاغذات نامزدگی کو نامناسب طور پر مسترد کرنا ایکٹ کی قیود 100(1)(سی) کے تحت انتخابات کو کالعدم قرار دینے کی بنیاد ہے۔ ایکٹ کی دفعہ 100(1)(سی) کے تحت کاغذات نامزدگی مسترد ہونے کی وجہ سے "مادی اثر" کے بارے میں کوئی انکوائری کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ قانون کی دفعہ 100(1)(ڈی) کے تحت آنے والے معاملات میں یہ تفتیش ضروری ہے کہ آیا انتخابات کا نتیجہ مادی طور پر متاثر ہوا ہے جہاں تک کہ واپس آنے والے امیدوار کا تعلق ہے۔

تاہم، واپس آنے والے امیدوار کے فاضل وکیل نے زور دے کر کہا کہ کاغذات نامزدگی کو مسترد کرنے کے لیے ریٹرننگ آفیسر کا نتیجہ درست تھا اور اس سلسلے میں ہائی کورٹ کا نتیجہ درست نہیں تھا۔ معروف وکیل نے پیش کیا کہ پبلک ڈسٹری بیوشن اسکیم کے تحت ایک ڈیلر، مدعا علیہ نمبر 7 کا معاملہ ایکٹ کی دفعہ 9اے کے تحت آتا ہے۔ ہم اس پیشکش کو قبول کرنے سے قاصر ہیں۔

ایکٹ کی دفعہ 9اے اس طرح پڑھتی ہے:

".9A- سرکاری معاہدوں وغیرہ کے لیے نااہلی۔ کسی شخص کو اس صورت میں نااہل قرار دیا جائے گا جب اس نے اپنی تجارت یا کاروبار کے دوران مناسب حکومت کے ساتھ اس حکومت کو سامان کی فراہمی یا اس کے ذریعے کیے گئے کسی کام پر عمل درآمد کے لیے معاہدہ کیا ہو۔

وضاحت–اس دفعہ کے مقاصد کے لیے، جہاں کوئی معاہدہ اس شخص کے ذریعے مکمل طور پر انجام دیا گیا ہے جس کے ذریعے اسے مناسب حکومت کے ساتھ کیا گیا ہے، معاہدہ صرف اس حقیقت کی وجہ سے برقرار نہیں سمجھا جائے گا کہ حکومت نے معاہدے کے اپنے حصے کو مکمل یا جزوی طور پر انجام نہیں دیا ہے۔

قانون کی دفعہ 9اے دیوان جونال عابدین بنام عبد الوزاد عرف عبد الوزاد میا اور دیگران [1988] سپورٹ ایس سی سی 580

(1987) 2 پیمانہ، 1447 اور رنجیت سنگھ بنام ہرموہندر سنگھ پردھان، (1999) 3 پیمانہ، 630 میں اس عدالت کے غور کے لیے سامنے آئی ہے۔ ایکٹ کے دفعہ 9اے کا تجزیہ کرتے ہوئے، اس عدالت نے مستقل طور پر یہ نظریہ اختیار کیا ہے کہ کسی شخص کو ایکٹ کے دفعہ 9اے کے تحت نااہل قرار دیا جائے گا، اگر اس نے اپنی تجارت یا کاروبار کے دوران متعلقہ حکومت کے ساتھ معاہدہ کیا ہے جو نامزدگی کی جانچ پڑتال کی تاریخ پر موجود ہے اور :

(1) معاہدہ مناسب حکومت کو سامان کی فراہمی کے لیے ہے؛ اور

(ii) معاہدہ اس حکومت کے ذریعے کیے گئے کسی بھی کام پر عمل درآمد کے لیے ہے ------

ہم خود کو مدعا علیہ نمبر 1 کے لیے سیکھے ہوئے وکیل کی پیش کش کو قبول کرنے سے قاصر پاتے ہیں کہ ایکٹ کے دفعہ 9اے میں، کام کے بیان محاورہ میں عوامی تقسیم کے نظام کی قسم کی اسکیمیں بھی شامل ہوں گی۔ دفعہ 9اے میں استعمال ہونے والے کام کے بیان محاورہ کی تشریح دیوان جونال عابدین (سوپرا) میں کی گئی تھی جس میں اس عدالت نے رائے دی تھی :

"ایکٹ کے دفعہ 9اے میں ظاہر ہونے والے کسی بھی کام پر عمل درآمد کے بیان محاورہ میں کام کا لفظ پروجیکٹ، اسکیمیں، پلانٹس، جیسے تعمیراتی کام، آبپاشی کے کام، دفاعی کام وغیرہ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ اس معاملے میں مدعا علیہ 1 نے ایسا کوئی کام جاری رکھنے کا کام نہیں کیا تھا۔ شارٹر آکسفورڈ ڈکشنری کے مطابق بیان محاورہ کام کا مطلب ہے کسی قسم کا ڈھانچہ یا آلات؛ ایک آرکیٹیکچرل یا انجینئرنگ ڈھانچہ، ایک عمارت کی عمارت۔ جب اسے جمع میں استعمال کیا جاتا ہے، یعنی کام کے طور پر اس کا مطلب ہے آرکیٹیکچرل یا انجینئرنگ آپریشنز؛ ایک قلعہ بند عمارت؛ ایک دفاعی ڈھانچہ، قلعے؛ اس طرح کے ڈھانچے کے کئی حصوں میں سے کوئی بھی۔ آئین بھارت کے ساتویں شیڈول کی فہرست دوم کے اندراج 35 میں استعمال ہونے والے الفاظ کام جس میں لکھا ہے کہ" کام، زمین اور عمارتیں جو ریاست میں یا اس کے قبضے میں ہیں" اسی معنی میں استعمال ہوتے ہیں۔ زمینی آبی گزرگاہوں میں کشتیوں کا چلنا ایک ایسا موضوع ہے جو ساتویں شیڈول کی فہرست III کے اندراج 32 کے تحت آتا ہے جو اس طرح پڑھتا ہے :

"میکانکی طور پر چلنے والے جہازوں اور اس طرح کے آبی راستوں پر سڑک کی حکمرانی کے حوالے سے اندرون ملک آبی گزرگاہوں پر جہاز رانی اور نیویگیشن، اور اندرون ملک آبی گزرگاہوں پر مسافروں اور سامان کی نقل وحمل قومی آبی گزرگاہوں کے حوالے سے فہرست I توضیعات کے تابع ہے۔ اس لیے یہ ماننا مشکل ہے کہ جب کوئی شخص فیریز ایکٹ کی دفعہ 8 کے تحت عوامی فیری پر ٹول وصول کرنے کا حق حاصل کرتا ہے تو وہ حکومت کی طرف سے کیے گئے کاموں پر عمل درآمد کا معاہدہ انجام دے رہا ہوتا ہے۔ یہ شاید مختلف ہوتا اگر کسی بھی خدمات کی کارکردگی میں جو ایکٹ کے سیکشن 7 (ڈی) میں موجود تھے، جیسا کہ یہ 1958 میں اس کی ترمیم سے پہلے تھا، ایکٹ کے دفعہ 9–اے میں موجود ہوتے۔

مذکورہ بالا مشاہدات مدعا علیہ نمبر 1 کے فاضل وکیل کی طرف سے پیش کردہ جمع کرانے کا مکمل جواب ہیں۔

فریقین کی استدعاوں اور خاص طور پر انتخابی درخواست کے پیرا گراف 10 میں اپچ پر مشتمل دعووں سے، یہ واضح ہے کہ مدعا علیہ نمبر 7– شری پنچانن داس کا متعلقہ حکومت کے ساتھ اپنی تجارت یا کاروبار کے دوران حکومت کو سامان کی فراہمی یا اس حکومت کی طرف سے کیے گئے کسی بھی کام پر عمل درآمد کے لیے کوئی مستقل معاہدہ نہیں تھا۔ وہ پبلک ڈسٹری بیوشن سسٹم کے تحت محض لائسنس یافتہ تھے۔ ایسے شخص کو قانون کی دفعہ 9اے کے تحت قانون ساز اسمبلی کے رکن کے طور پر منتخب ہونے کی وجہ سے کسی قسم کی نااہلی کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔

چونکہ واحد بنیاد جس پر ریٹرننگ آفیسر نے شری پنچانن داس کا کاغذات نامزدگی مسترد کیا، مدعا علیہ نمبر 7 یہ تھا کہ "وہ پبلک ڈسٹری بیوشن سسٹم کے تحت ایک ڈیلر تھا" اور عدالت عالیہ نے صحیح طور پر پایا کہ مدعا علیہ نمبر 7 کو ایکٹ کی دفعہ 9اے کے تحت نااہل نہیں ٹھہرایا گیا تھا، اس لیے یہ ماننا چاہیے تھا کہ مدعا علیہ نمبر 7 کا کاغذات نامزدگی غلط طریقے سے مسترد کردیا گیا تھا اور اس کے نتیجے میں ایکٹ کی دفعہ 100(1)(سی) کو انتخابات سے بچنے کے لیے راغب کیا گیا تھا۔

کاغذات نامزدگی کو نامناسب طور پر مسترد کرنا اپنے آپ میں انتخابات کو کالعدم قرار دینے کے لیے کافی تھا، عدالت عالیہ ان حالات میں انتخابی درخواست کو مسترد کرنے اور مدعا علیہ نمبر 7– شری پنچانن داس کے کاغذات نامزدگی کو نامناسب طور پر مسترد کرنے کی بنیاد پر واپس لوٹے ہوئے امیدوار کے انتخاب کو کالعدم قرار نہ دینے میں غلطی کا شکار ہوگئی۔

مذکورہ بحث کے نتیجے میں، یہ اپیل کامیاب ہوجاتی ہے اور اس کی اجازت دی جاتی ہے۔ نتیجتاً، انتخابی درخواست کی اجازت اس حد تک دی جائے گی جس حد تک اوپر اشارہ کیا گیا ہے۔ واپس آنے والے امیدوار– مدعا علیہ نمبر 1 کا انتخاب، اس طرح، ایکٹ کی دفعہ 100(1)(سی) کے تحت الگ رکھا گیا ہے۔ تاہم، جہاں تک اس اپیل کا تعلق ہے، ہم فریقین کو ان کے اپنے اخراجات برداشت کرنے کے لیے چھوڑ دیتے ہیں۔

ایس، وی۔ کے۔ ائی

اپیل کی منظوری دی جاتی ہے۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.10.09 17:05
I am the author of this document